150086 ـ دوسرے شہر نہ جا سکنے کی وجہ سے عقد نکاح پر لڑکی کی والدہ کے دستخط کرنا

سوال

میرا ایک شخص نے رشتہ مانگا ہے، اور میں اس پر موافق بھی ہوں، لیکن عقد نکاح کے لیے دوسرے شہر جانا پڑیگا، میں سفر نہیں کر سکتی، کیا میری جگہ ان کے ساتھ جا کر میری والد میرے نام کے دستخط کر سکتی ہے کیونکہ میں اس عقد نکاح پر راضی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ خاوند اور بیوی راضی ہوں، اور یہ نکاح ولی یا ولی کا وکیل دو عادل مسلمان گواہوں کی موجودگی میں کیا جائے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا "

اسے امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

عورت کی رضامندی کی تاکید کے لیے اس وقت عورت کے دستخط لیے جاتے اور اس سے دریافت کیا جاتا ہے، اس لیے اس کی جگہ اس کے نام سے کسی اور کو دستخط کرنا جائز نہیں کیونکہ اس میں دھوکہ اور فراڈ اور جھوٹ پایا جاتا ہے.

اور اسی طرح ماں کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب اسے پوچھا جائے تم فلاں ہو تو وہ کہے جی ہاں، تم جھوٹ بولو

اور کہو کہ ہاں میں وہی ہوں.

یا جب اس سے یہ پوچھا جائے کہ کیا تم فلاں شخص سے شادی کرنا قبول کرتی ہو ؟ تو ماں کہے کہ میں قبول کرتی ہوں تو یہ اور بھی زیادہ شنیع اور بڑا جرم ہے.

جب آپ سفر نہیں کر سکتیں تو آپ نکاح میں تاخیر کرلیں حتی کہ آپ سفر کر سکیں اور خود جا کر دستخط کریں یا پھر آپ اپنے شہر اور علاقے میں نکاح کرائیں.

ہم نے نکاح کرنے والوں میں سے ایك مولانا صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ وہ اسے قبول نہیں کرتے کہ کوئی عورت اپنی جانب سے کسی دوسری عورت کو دستخط کرنے میں وکیل بنائے، بلکہ عورت جس کا نکاح ہوا ہے وہ خود دستخط کرے، اور اس کا نام اور اس کی رضامندی دریافت کر کے رضامندی کو یقینی بنایا جائے کہ فلاں شخص سے وہ شادی کرنے پر راضی ہے یا نہیں.

ایك دفعہ ایسا ہوا کہ ایك ماں نے اپنی بیٹی کی جانب سے دستخط کر دیے حالانکہ بیٹی کا نکاح جبرا کیا گیا اور وہ اس کے ساتھ نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی.

واللہ اعلم.